تعارف و تبصرہ

کشف المحجوب: از ابو الحسن سید علی بن عثمان ہجویریؒ

مترجمہ : ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

ناشر : المعارف گنج بخش روڈ، لاہور

صفحات : ۶۳۲ قیمت ۱۸ - روپے

لاہور کے سرخیل صوفیا حضرت ابو الحسن سید علی الہجویری معروف بہ داتا گنج بخش کی مشہور و معروف کتاب کشف المحجوب سر زمین پاکستان و ہندوستان کی پہلی علمی و مذہبی کتاب ہے - کتاب کے مضامین سے ظاہر ہے کہ حضرت ہجویری علوم شریعت و طریقت کے جامع تھے اور یہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں تاریخ و طرق تصوف میں جو کتابیں لکھی گئیں سب پر اس قیمتی کتاب کا اثر ظاہر ہے - یہ کتاب عام مسلمانوں کے لئے جس وقت لکھی گئی تھی اس وقت سے مغلوں کے عہد تک یہاں کی زبان تقریباً فارسی ہی رہی، انگریزوں کے عہد سے جب اردو نے فارسی کی جگہ لے لی تو اس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ اس کتاب کا عمدہ ترجمہ اردو زبان میں آج کل کے پاکستانیوں کے استفادہ کے لئے شائع کیا جائے -

الحمدللہ کہ لاہور کے مشہور و معروف صاحب دل عالم و خطیب حضرت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادریؒ کا ترجمہ مجلس المعارف نے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کیا - اللہ بزرگ و برتر مصنف مترجم ناشر و کاتب نیز سارے وابستگان نشر و اشاعت پر خاص رحمت نازل فرمائے اور مغفرت کرے کہ ان کی اجتماعی مساعی سے یہ یگانۂ روزگار کتاب حسن طباعت کے ساتھ شایقین علم تصوف کو میسر ہوئی ہے -

اصل کتاب فارسی زبان میں بارہا چھپی اور اہل علم و دانش کو دستیاب
وئی۔ سنہ ۱۳۳۰ ھجری میں سمرقند سے چھپ کر شائع ہوئی۔ پھر ایک روسی
ستشرق والنتین زوکوفسکی کی تحقیق و تحشیہ معہ روسی مقدمہ کے شائع کی گئی۔
ں نسخے کی نقل روسی مقدمہ کے ترجمہ فارسی نیز مزید تحقیق و تصحیح کے
تھ مؤسسہ مطبوعات امیر کبر کے زیر اہتمام سنہ ۱۳۳۳ شمسی میں چھپ
ر شائع ہوئی۔ تہران سے ایک دوسرا نسخہ قویم علی کی تصحیح و تحشیہ کے
تھ سنہ ۱۳۳۷ شمسی میں اشاعت پذیر ہوا۔

مرحوم ملک الشعراء بہار کی تحریر کے مطابق کشف المحجوب دورہ اول
نی عصر سامانی سے قریب تر اور ''زبان و ادبیات فارسی'' کے ''طراز اول'' کی
تب صوفیہ میں شمار کی جاتی ہے۔

شیخ فرید الدین عطار رحمۃاللہ علیہ نے تذکرۃ الاولیا میں اس کتاب کے
تباسات دئے ہیں۔ اور علامہ جامی اپنی کتاب نفحات الانس میں اس کی توصیف
ستایش میں رطب اللسان رہے ہیں۔

اردو ترجمہ عام فہم اور سلیس ہے۔ البتہ اگر مترجم سمر قند کے نسخہ
، جگہ زوکوفسکی کا نسخہ سامنے رکھتے تو عربی اشعار کی مزید صحت ہو
اتی اور مطبعی اغلاط سے مزید احتراز ممکن تھا۔ ذکر کردہ تینوں نسخوں میں
ب سے زیادہ قابل اعتماد یہی نسخہ ہے پھر قویم اور سمرقند کے نسخوں کا
رجہ ہے۔

صفحہ ۴۳۱ (آخری سطور): ''اور اس معنی کی تفسیر ہم اس رباعی میں
اہر کرتے ہیں:

فنیت فنائی بفقد ھوا ئی فصار ھوائی فی الامور ھواک

فاذا افنی العبد عن اوصافہ ادرک البقاء بتمامہ''

دوسرا شعر درحقیقت شعر نہیں کہ وزن سے خارج ہے اس لئے مترجم کا یہ لکھنا کہ ''اس رباعی میں ظاہر کرتے ہیں،، محل نظر ہے۔

ان دونوں سطروں کو زوفسکی کے نسخہ میں اس طرح پڑھئے (ص ۳۱۳)
و الدر این معنی من می گویم

فناء فنائی بفقد هوائی فصار هوائی فی الامور هواک
فاذا فنی العبد عن اوصافه ادرک البقاء بتمامه،،

اور سمرقند کے نسخہ میں (۲۹۶) : و اندرین معنی من می گویم،،

فنیت فنائی یفقد هوائی فصار هوائی فی الامور هواک
فاذا فنی العبد عن اوصافه ادرک البقاء بتمامه،،

یہی عبارت قویم کے نسخہ میں ہے (ص ۲۱۸)

صفحہ : ۳۳۴ میں اسی طرح لفظ رباعی مترجم کا اضافہ معلوم ہوتا ہے :
''اس حقیقت کے اظہار کے لئے مشائخ رحمہم اللہ کی یہ رباعی خوب ہے :

و طاح مقامی و الرسوم کلا هما فلست اری فی الوقت قربا ولابعدا
افنیت بر عنی قبا اذنی الهدی فهذا ظهورالحق عند الفناء قصدا

نسخہ سمر قند (۲۹۶-۲۹۷) : ''و اندرین معنی یکی گوید از مشائخ رحمہ‌اللہ علیہ شعر :

وطاح مقامی و الرسول کلا هما فلست اری فی الوقت قرباولا بعدا
فنیت به عنی فبا ذنی الهدی فهذا ظهورالحق عند الفنا قصدا

زوفسکی (۳۱۳) : ''الدرین معنی یکی از مشایخ رض می گوید شعر :

و طاح مقامی و الرسوم کلا هما فلست اری فی الوقت قرباولا بعدا
فنیت به عنی فبان لی الهدی فهذا ظهورالحق عند الفناء قصدا

زوفسکی کے نسخہ میں بھی ''الفناء بلا همزه هونا چاهئے۔

عربی اشعار میں ہمارے یہاں کاتبوں سے اکثر غلطیاں ہوجاتی ہیں
کا خیال رکھنا عربی دانوں کے لئے ضروری ہے۔

آخر میں ہم پھر مترجم ناشر اور اہل معارف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ
ں نے اس کتاب کا ترجمہ شائع کرکے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔
تعالی اس کتاب کے مضامین پر لوگوں کو عمل کرنے کی توفیق دے اور
کو سماع وغیرہ جیسی غیر شرعی رسوم و بدعات سے بچنے کی قوت عطا کرے۔
رت ہجویری کا سماع پر جو قول ہے اس کی نقل پر اس تبصرہ کو ختم کرتا
ے:

صفحہ ٦٢٣: ''اور میں علی بن عثمان جلابی کہتا ہوں کہ میں نے
خ امام ابو العباس سقانی سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں ایک
ں میں تھا ایک گروہ سماع کر رہا تھا۔ میں نے ان کے مابین شیاطین
کھے کہ ناچ کررہے تھے اور اس جماعت کی طرف توجہ کرتے تھے یہ حلقہ
ں سے گرم ہوتا تھا دوسرا گروہ اس خوف سے کہ مرید بیہودگی اور بلا میں
تلا نہ ہوں اور ان کی تقلید نہ کریں اور توبہ ترک کرکے گناہ کی طرف رجوع
کریں اور خواہش نفسانی ان میں قوی نہ ہوجائے۔ اور ہوس کا ارادہ ان کی
لاحیت فسخ نہ کردے کیونکہ وہ محل بلا اور سرمایہ فساد ہے اور سماع
ں مشغول نہ ہوجائیں ان میں نہ بیٹھے''۔

(محمد صغیر حسن معصومی)

بصیرت: مولفہ مولانا کوثر نیازی
مطبوعہ: فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور
کاغذ عمدہ کتابت و طباعت معیاری
ضخامت ٣٠٠ صفحات، قیمت ۹ روپے ٥٠ پیسے۔

پاکستان ٹیلیویژن لاہور سے بصیرت کے عنوان سے روزانہ ایک پروگرام
شر ہوتا ہے جس میں قرآن مجید کی منتخب آیات کا ترجمہ مع تشریح پیش کیا